يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا

چاہتے ہو تم اگر نکھرا ہوا افراد کا رنگ ○ سارے عالم پہ چھڑک دو گنبدِ خضریٰ کا رنگ

دعوتِ اسلامی ایک حقیقت پرور دہونے والے اعتراض کے

جوابات

ہم سبز عمامہ شریف کیوں باندھتے ہیں؟

یعنی

سبزہ کی بہاریں

تالیف : حافظ محمد طاہر

ناشر:
مکتبہ فاروقیہ رضویہ
پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ
باغبانپورہ لاہور فون ۳۳۲۷۱۰

یلبسون ثیابا خضرا

چاہتے ہو تم اگر نکھرا ہوا فردا کا رنگ ○ سارے عالم پہ چھڑک دو گنبد خضریٰ کا رنگ

دعوت اسلامی ایک حقیقت پر وارد ہونے والے اعتراض کے

جوابات

ہم سبز عمامہ شریف کیوں باندھتے ہیں؟

سبزہ کی بہاریں

ناشر:
مکتبہ فاروقیہ رضویہ
پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ
باغبانپورہ لاہور فون ۳۳۲۷۰۱

نام کتاب : سبزہ کی بہاریں
مؤلف : حافظ محمد طاہر
صفحات : ۱۶
پروف ریڈنگ : محمد دلاور حسین، گجر پورہ باغبانپورہ، لاہور
تاریخ اشاعت : اکتوبر ۱۹۹۶ء
ناشر : مکتبہ فاروقیہ رضویہ،
پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ، باغبانپورہ، لاہور

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ فاروقیہ رضویہ، دار العلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ
پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ۔ باغبانپورہ، لاہور ۹
۲۔ جامع مسجد انوار مدینہ۔
۲۲۱۔ جی ٹی روڈ گھاس منڈی باغبانپورہ، لاہور
۳۔ حافظ محمد شریف امام وخطیب جامع مسجد الفاروق المعروف
چوکی والی مسجد سنگھ پورہ چوک، لاہور۔

سنت کے اقسام

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے پیارے میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سنت ھدیٰ یعنی سنت مؤکدہ اور دوسری کو سنت زوائدہ یعنی غیر مؤکدہ کہتے ہیں۔

چنانچہ نور الانوار شرح منار میں ہے۔

اَلسُّنَّةُ نَوْعَانِ سُنَّةُ الْهُدٰى وَالثَّانِي الزَّوَائِدُ

کہ سنت دو قسم پر ہے سنت ھدیٰ اور دوسری سنت زوائد۔

(ص ۱۶۷)

سنت ھدیٰ کی تعریف

مولانا عبد الحلیم الکھنوی نور الانوار کے حاشیہ میں اس کی یوں تعریف فرماتے ہیں۔

هِيَ الَّتِيْ وَاظَبَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَبُّدًا وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ تَعَالٰى مَعَ التَّرْكِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ بِلَا عُذْرٍ اَوْ لَمْ يَتْرُكْ اَصْلًا لٰكِنَّهُ لَمْ يُنْكِرْ عَلَى التَّارِكِ

ص ۱۶۷ حاشیہ ۱۲

سنت ھدیٰ وہ ہے جس پر ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے ہمیشگی فرمائی ہو اور بغیر عذر کے ایک یا دو دفعہ چھوڑا بھی ہو یا کبھی بھی نہ چھوڑا ہو لیکن کبھی چھوڑنے والے پر افسوس کا اظہار بھی نہ فرمایا ہو۔

ہاں اگر کوئی سنت ھدیٰ کو چھوڑنے کی عادت بنالیتا ہے تو اسے برا بھلا کہا جا سکتا ہے۔

سنت ھدیٰ کا حکم

نور الانوار شرح منار میں اس کا حکم یوں بیان کیا گیا ہے۔

تَارِكُهَا يَسْتَوْجِبُ اِسَاءَةً وَكَرَاهِيَةً كَالْجَمَاعَةِ وَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔ ص ۱۶۷

کہ اسے چھوڑنے کی عادت بنانے والا مذمت کے لائق ہے۔ جیسے جماعت، اذان اور اقامت سنت ھدیٰ ہیں۔

اگر کسی شہر کے لوگ اسے چھوڑنے کی عادت بنائیں اور اس پر اصرار کریں تو امام وقت ان سے مسلح جہاد کر سکتا ہے۔

سنت زوائد کی تعریف

سنت زوائد وہ کام ہے جو ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی غرض سے نہیں بلکہ عادۃً اور بتقاضائے بشری فرمایا ہو۔

سنت زوائد کا حکم

ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نور الانوار میں فرماتے ہیں۔

تَارِكُهَا لَا يَسْتَوْجِبُ اِسَاءَةً كَسِيَرِ النَّبِيِّ فِيْ لِبَاسِهٖ وَقُعُوْدِهٖ وَقِيَامِهٖ۔ ص ۱۶۷

کہ اسے چھوڑنے والا سزا کا حقدار نہیں ہوتا۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقے پر لباس پہننا بیٹھنا اٹھنا یہ سب سنت زوائدہ سے ہے۔

سنت زوائد پر عمل کرنیوالا ثواب پائے گا لیکن چھوڑنے والے کیلئے سزا نہیں ہے۔
اب تک یہ واضح ہو گیا کہ لباس بمعہ عمامہ شریف سنن زوائد سے ہے چنانچہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔ فرماتے ہیں۔

رُبَمَا يَلْبَسُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ وَحَمْرَاءَ وَكَانَ مِقْدَارُهَا سَبْعَةَ أَذْرُعٍ أَوْ اِثْنَيْ عَشَرَ ذِرَاعًا أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَهٰذَا مِنْ سُنَنِ الزَّوَائِدِ (نور الانوار ص۱۶)

بسا اوقات ہمارے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ اور سرخ عمامہ شریف پہنتے اور اس کی لمبائی سات ہاتھ یا بارہ ہاتھ یا اس سے کم یا اس سے زیادہ ہوتی یہ سب سنت زوائد سے ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب بدعت کے متعلق جاننا چاہیئے کہ بدعت کیا ہے؟ کیونکہ آج کے دور میں یہ بات عام ہو گئی ہے کہ ہر کام کو بدعت کہہ دیا جاتا ہے تو آیئے بدعت کا معنی احادیث مبارکہ کی روشنی میں تلاش کرتے ہیں۔ اس سے قبل بدعت کا عامی معنی بیان کیا جاتا ہے۔

بدعت کا عامی معنی: عام طور پر بدعت کا معنی یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ہر وہ شئی اور کام جو پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوا ہو یعنی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو، بدعت ہے لیکن یہ معنی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس معنی سے بہت سی خرابیاں لازم آتی ہیں۔ مثلاً علم صرف و نحو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اطہر میں نہ تھے حالانکہ قرآن وحدیث سمجھنے کیلئے ان کا سیکھنا واجب ہے۔ اسی طرح دور حاضر کی طرز پر مدارس، مساجد،

جہاز، گاڑی وغیرہ وغیرہ کچھ نہ تھے حالانکہ سب مباح ہیں۔ بایں معنی بدعت کا پرچار کرنے والا بھی ان بدعتوں میں مبتلا ہے۔ لہٰذا بدعت کا مذکورہ معنی و تعریف صحیح نہیں ہے۔ تو آیئے پیارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کی روشنی میں بدعت کا صحیح معنی ڈھونڈتے ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بدعت کا صحیح معنی: عام الفاظ میں آپ بدعت کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔ کہ ہر وہ کام جس کے کرنے سے قرآن و سنت (مؤکدہ) کی مخالفت ہوتی ہو اور وہ اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہو کہ جس سے انسان مذمت کے لائق ٹھہرے بدعت ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ (مشکوٰۃ شریف ص۳۱)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم بدعت ایجاد نہیں کرتی مگر اسی قدر سنت اٹھالی جاتی ہے لہٰذا سنت کو پکڑنا بدعت کی ایجاد سے بہتر ہے۔

ایک دوسری حدیث مبارکہ کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔

مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ (ابن ماجہ شریف ص۱۹)

وہ شخص جس نے بدعت ایجاد کی کہ اس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہیں ....

معلوم ہوا وہ کام جس سے سنت کا ارتفاع اور اللہ (عزوجل) اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی لازم آتی ہو، بدعت ہے اور وہ کام جس سے سنت کی اعانت اور تقویت ہو وہ بدعت نہیں ہے۔

بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس گئے گزرے دور میں (جبکہ عمامہ سر پہ سجانے والوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے) عمامہ شریف والی سنت کو زندہ کرنے والے اس بشارت کے صحیح مصداق ہیں جو پیارے پیارے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کی دی ہے۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔
(مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام ص۳۰)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اُمت کے بگڑتے وقت میری سنت کو مضبوط تھاما تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ اس بحث مذکورہ بالا کو یاد کر لیں تو آپ کو بہت سے اعتراضات کے جواب میں آسانی ہو جائے گی۔ لاتوفیق الا باللہ

جواب: تو پیارے اسلامی بھائیو! جب یہ تمہیدی مقدمہ یعنی سنت و بدعت کا مفہوم ذہن نشین ہو گیا۔ تو سائل کو عرض کریں کہ جناب عالی، عمامہ شریف سنت زوائد سے ہے۔ اگر بالفرض سبز عمامہ شریف پیارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن نہ بھی فرمایا ہو تب بھی بدعت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے کسی سنت کا ترک لازم نہیں آتا کہ جس وجہ سے سبز عمامہ شریف سر پہ سجانے والا ملامت کے لائق ہو کہ بدعت کا مرتکب ہو بلکہ ممنوعہ رنگوں (یعنی سرخ اور زعفران کے رنگے ہوئے زرد رنگ) کے علاوہ جس رنگ کا بھی عمامہ شریف سر پہ سجا لیا جائے تو اس سے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہی ادا ہو گی۔

اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ سبز عمامہ شریف پیارے پیارے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمایا ہے تو پھر اس کے بدعت ہونے کا شائبہ تک باقی نہیں رہتا۔

جیسے حضرت امام علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دستار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سفید بود وگاہے دستار سیاہ و احیانا سبز (ضیاء القلوب فی لباس المحبوب مطبع مجتبائی ص۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دستار مبارک اکثر سفید اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتی تھی۔

بہر حال قطع نظر اس سے کہ پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز عمامہ شریف زیب تن فرمایا ہے یا نہیں اسے بدعت نہیں کہا جا سکتا۔ فافہم

دوسرا جواب: سائل کو کہیں کہ بھائی سبز رنگ ممنوع نہیں ہے بلکہ جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب الثیاب الخضر کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی ہے جس میں حضرت رفاعہ اور ان کی بیوی رضی اللہ عنہما کا واقعہ درج ہے اس حدیث مبارکہ کے الفاظ یہ ہیں

قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ اَخْضَرُ۔ (بخاری شریف ج۲ ص۸۶۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس عورت (یعنی زوجہ رفاعہ) پر سبز اوڑھنی تھی۔

معلوم ہوا سبز رنگ جائز ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما دیتے۔ بلکہ سبز رنگ تو خود پیارے پیارے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔ جیسے حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۰۲، نسائی شریف ج ۲ ص ۲۹۷)

حضرت ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو سبز رنگ کے کپڑے تھے۔

بلکہ سبز رنگ تو ہمارے پیارے پیارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین اور پسندیدہ رنگ ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَۃَ۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۶۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین لباس یہ تھا کہ آپ حبرہ زیب تن فرمائیں۔

اس حدیث مبارکہ کے تحت امام داؤدی رحمتہ اللہ علیہ حبرہ کا رنگ اور محبوب ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لَوْنُهَا اَخْضَرُ لِاَنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ الْجَنَّۃِ (حاشیہ بخاری شریف ج ۲ ص ۸۶۵)

کہ اس حبرہ کا رنگ سبز تھا محبوب اس لئے کہ یہ اہل جنت کا لباس ہے۔

تیسرا جواب: سائل سے کہیں کہ بھائی بیکسوں کے غمخوار تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین رنگ ہونے کے ساتھ آخری لباس مبارک (جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تھا) بھی سبز تھا۔ جس وجہ سے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب رنگ کو ہم نے محبوب

بنایا اور سر پر سجایا۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۶۵)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وصال فرمایا حبرہ چادر سے آپ کو کفن پہنایا گیا۔

یہ وہ ہی حبرہ ہے جو زندگی مبارکہ میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ترین تھی جس کا رنگ سبز تھا۔

چوتھا جواب: سائل سے کہیں کہ بھائی بیکسوں کے غمخوار تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے روضہ مبارک کا رنگ سبز ہے اس مناسبت سے حصول برکت کے لئے سبز عمامہ شریف استعمال کرتے ہیں۔

پانچواں جواب: سائل سے کہیں کہ بھائی یہ رنگ خالق کائنات عزوجل کو اتنا پیارا ہے کہ اس نے ہر شئی کا تخلیقی رنگ سبز بنایا ہے۔ گویا سبز رنگ کو آپ قدرتی رنگ کہہ سکتے ہیں تو پھر یہ بدعت کیونکر ہوا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا (پ ۷ سورۃ الانعام آیت ۹۹)

تو ہم نے اس (بارش کے پانی) سے ہر اگنے والی چیز نکالی پس ہم نے اس سے سبزہ نکالا۔

چھٹا جواب: سائل سے کہیں۔ بھائی اسی رنگ پر تو زندگی کا دارومدار ہے

اور اسی سے زندگی کی بہار ہے۔ اگر سبز جرثومے خون سے ختم ہو جائیں تو زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور ایڈز سبز جرثومے ہی ختم کرتی ہے تو پھر سبز رنگ سے نفرت کیوں؟ اور یہ بدعت کیوں ہوا؟

ساتواں جواب: سائل سے کہیں بھائی عمامہ شریف تو اللہ تعالیٰ کی پاک مخلوق فرشتوں کی سنت ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّھَا سِیْمَاءُ الْمَلٰئِکَۃِ وَاَرْخُوْھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ

(مشکوٰۃ شریف کتاب اللباس ص ۳۷۷)

حضرت عبادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عمامے اختیار کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور انہیں اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

اس حدیث مبارکہ میں عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو عمامہ شریف نہیں باندھتے اور الٹا اس سنت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

جب عمامہ شریف فرشتوں کی سنت ہوا اور فرشتے تو سبز عمامہ شریف میں دکھائی دیئے گئے ہیں تو پھر یہ بدعت کیونکر ہو گا؟

چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:

کَانَ سِیْمَاءُ الْمَلٰئِکَۃِ یَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمُ بِیْضٌ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ عَمَائِمُ خُضْرٌ۔

(تفسیر خازن شریف سورۃ انفال ج ۲ ص ۱۸۲)

بدر کے دن فرشتوں کی نشانی سفید عمامے اور حنین کے دن سبز عمامے تھی۔

آٹھواں جواب:

سائل سے کہیں کہ بھائی سبز رنگ تو اللہ تعالیٰ کو اتنا پیارا اور محبوب ہے کہ اس نے اہل جنت کا لباس، بچھونا وغیرہ سب کچھ سبز کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ط

(پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۳۱)

اور سبز کپڑے کریب اور قناویز (ریشم) کے پہنیں گے

(کنزالایمان)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ ط

(پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۷۶)

تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں پر

(کنزالایمان)

تو جب اللہ تعالیٰ عزوجل کا پسندیدہ رنگ سبز، اللہ کے نبی اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین رنگ سبز اور ہماری زندگی کا انحصار سبز رنگ پر ہوا۔

تو پھر یہ بدعت کیونکر ہو گا۔ اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث کیسے ہو گا۔

اللہ تعالیٰ سنت اور بدعت میں فرق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

گذارش ہے کہ مخالف کے پروپیگنڈا کی پرواہ کئے بغیر جماعت کے ساتھ وابستہ ہو اور یقین کے ساتھ اس کے منشور پر عمل پیرا رہو۔ اور کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت میں مگن رہو۔ امید واثق ہے کہ وہ دن دور نہیں جب اس سبز عمامہ شریف والی بہار سے امت مسلمہ پر طاری بدعملی کی تمام خزائیں گریزاں ہوں گی۔

اللہ عزوجل ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

دعاگو

حافظ محمد طاہر

جامعہ فاروقیہ رضویہ، لاہور

بروز جمعۃ المبارک ۳ر اکتوبر ۱۹۹۶ء

علوم اسلامیہ کی مرکزی درسگاہ

دار العلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ

پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ باغبانپورہ، لاہور

شعبہ: درس نظامی و حفظ و ناظرہ کا عظیم الشان مرکز

زیر سرپرستی

پیر طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج محمد عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم

بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ ھذا

خصوصیات

محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کی خدمات کا حصول۔

بیرونی طلباء کیلئے طعام و رہائش کا انتظام۔

محنتی طلباء کے لیے وظائف کا اجراء۔

تعلیم کیساتھ ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ۔

۱۰ شوال سے محدود مدت کیلئے داخلہ جاری ہے

الداعی الی الخیر حافظ محمد حبیب اللہ صحرائی مدرس امام جامعہ مسجد انوار مدینہ ۲۲۱ جی ٹی روڈ باغبانپورہ، لاہور